رسائل و مسائل

زوجین کا ایک دوسرے کی میّت کو غُسل

سوال: مجھے درج ذیل مسئلہ میں شریعت کا حکم معلوم کرنا ہے۔ جواب سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اللہ رب العزت مزید شرحِ صدر عطا فرمائے۔

بیوی کے فوت ہونے پر شوہر غُسل دے سکتا ہے خواہ دوسرے اعزّہ موجود ہوں۔

اس سلسلہ میں میں نے کسی صاحب سے دو روایتیں سُنی ہیں۔ اُن کی سند کے بارے میں بھی تصحیح فرمائیں۔ مزید یہ کہ یہ واقعات احادیث کی کون سی کتاب میں مذکور ہیں۔ واقعات درج ذیل ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات سے قبل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہائے افسوس آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ افسوس کس بات کا۔ اگر میری زندگی میں تمہاری موت کا وقت آتا تو میں خود تمہیں غسل دیتا۔

یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خود غسل دیا۔

جواب: اس امر پر فقہائے اُمّت کا اتفاق ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی میّت کو غسل دے سکتی ہے۔ اس کے حق میں حضرت عائشہؓ کا ایک قول کتب حدیث میں مروی ہے کہ "بعد میں جو کچھ سوچا، اگر پہلے خیال میں آتا تو آنحضورؐ کی ازواج مطہرات ہی آپ کو غسل دیتیں"۔ احناف کا استدلال اس مسلک کی تائید مزید میں یہ ہے کہ وفات کے بعد جب تک عدّت نہ گزر جائے، رشتۂ ازدواج کلیتہً منقطع نہیں ہوتا۔ لہٰذا بیوی شوہر کے جسد کو مَس کر سکتی ہے اور غسل دے سکتی ہے۔ لیکن خاوند کا اپنی اہلیہ کی میّت کو

چھونا اور غسل دینا، اس مسئلے میں فقہاء کے مابین اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ فعل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک رشتۂ ازدواج کی نوعیت میں فرق واقع ہو جاتا ہے اور زوجۂ متوفاۃ کی بہن سے زوجہ کے خاوند کا نکاح معاً جائز ہو جاتا ہے، مگر مذاہب ثلاثہ کی رُو سے خاوند بھی اپنی زوجہ کی میّت کو غسل دے سکتا ہے۔ اس کے حق میں بھی احادیث مروی ہیں۔ مثلاً ابن ماجہ، الجنائز میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

لو مِتِّ قبلي فقمتُ عليكِ فغسلتكِ وكفنتكِ وصلّيتُ عليكِ ودفنتكِ ۔

(اگر تم مجھ سے پہلے وفات پاؤ تو میں تمہارے لیے سارے انتظامات کروں گا، تمہیں غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، نمازِ جنازہ پڑھوں گا اور تدفین کروں گا۔)

حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں بعض روایات میں آیا ہے کہ ان کی اہلیہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے ان کی وصیت کے مطابق ان کی میّت کو غسل دیا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے بارے میں آیا ہے کہ انھوں نے حضرت فاطمہؓ کی میّت کو غسل دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ سے متعلق روایات کی پوری تفصیل اگر آپ دیکھنا چاہیں تو نیل الاوطار، باب ما جاء في غسل احد الزوجين الآخر میں ضروری معلومات آپ کو مل جائیں گی۔ بہرحال دونوں مسلکوں کے حق میں دلائل موجود ہیں۔ جو حنفی ہوں، انہیں چاہیے کہ وہ حنفی مسلک ہی کے مطابق عمل کریں۔ اس میں زیادہ احتیاط ہے اور کسی مسلک کی مخالفت نہیں۔ جو اہل حدیث ہیں، وہ دوسرے مسلک پر عمل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی برابر دلائل پر مبنی ہے۔ (غلام علی)